47396-انٹرنیٹ کیفے کے مینجر کی ملازمت کا حکم

سوال

میں انٹرنیٹ کیفے (ایسی جگہ جہاں پر افراد انٹرنیٹ استعمال کرنے کے لیے کمپیوٹر اجرت پر حاصل کریں) کا مینجر ہوں، لیکن بعض لوگ انٹرنیٹ کا استعمال صحیح نہیں کرتے، بلکہ لڑکیوں کے ساتھ چیٹ کرتے ہیں اور ویڈیو کیمرہ کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں، اور بعض لوگ اسلامی ویب سائیٹس دیکھتے ہیں، اور بعض لوگ اپنا کام کرنے کے لیے آتے ہیں، اور بعض لوگ اپنے اہل و عیال کے ساتھ بات چیت کرنے آتے ہیں، تو کیا میری یہ ملازمت حرام ہے، یا کہ انٹرنیٹ استعال کرنے والے پر گناہ ہے ؟

یہ علم میں رکھیں کہ کیفے میرا نہیں بلکہ میں ملازمت کرتا ہوں، یعنی میں اس سے منع نہیں کر سکتا، اور میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کام بھی نہیں ہے، میں اس کام کا محتاج ہوں، کیونکہ کام کے مواقع بہت کم ہیں، ہو سکتا ہے میں چھ ماہ تک بغیر کام کے ہی بیٹھا رہوں ؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک
نہیں سب سے پہلے توگناہ تو حرام کا ارتکاب کرنے والے پر ہے، چاہے وہ مشاہدہ حرام
ہو یا لکھنا، یا بات چیت کرنا، لیکن اس کے ساتھ تعاون کرنے والے اور حرام کے ارتکاب
میں آسانی اور سہولت پیدا کرنے والا بھی گناہ میں شریک ہے، جیسا کہ اس میں وہ شخص
بھی ملحق ہوگا جو برائی کو دیکھے اور برائی سے منع نہ کرے، انٹرنیٹ کیفے کا حکم
تفصیل کے ساتھ سوال نمبر (34672) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے، آپ اسے پڑھ
لیں.

(انٹرنیٹ کیفے میں ملازمت یا سرمایہ
لگانا جائز نہیں، لیکن اگر وہ برائیوں اور خرابیوں سے خالی ہو تو ایسا کرنے میں
کوئی حرج نہیں، اس طرح کہ نیٹ استعمال کرنے کے لیے آنے والوں کو حرام اور فحش ویب
سائیٹس استعمال نہ کرنے دینا اور انہیں بند کر کے ناممکن بنانا، یا پھر اگر گاہک اسے
استعمال کرنے کا اصرار کرے تو گاہک کو وہاں سے بھگا دینا، کیونکہ اللہ سبحانہ
وتعالی کا فرمان ہے :

**.{اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی میں
ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی معصیت اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے
کا تعاون مت کرو}.** المائدة (2).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"تم میں سے جو کوئی بھی برائی دیکھے
اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (48).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

(دل کے ساتھ برائی روکنا اور منع
کرنا ہر ایک شخص پر فرض اور ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ برائی سے بغض رکھنا اور اسے برا جاننا، اور ناپسند کرنا، اور ہاتھ اور زبان سے منع نہ کرسکنے کی عدم استطاعت کے وقت برے لوگوں سے جدا ہو جانا). انتھی

ماخوذ از : الدرر سنیۃ فی الاجوبۃ
النجدیۃ (142/16).

اور جب اس کیفے پر کنٹرول کرنا ممکن
نہ ہو، اور اس سے برائی ختم کرنا، اور اس سے منع کرنا ممکن نہ ہو تو گناہ اور معصیت ونافرمانی میں پڑنے سے بچتے ہوئے کیفے کھولنا جائز نہیں ہے.

لھذا اگر آپ اس کیفے میں برائی سے
منع نہیں کر سکتے تو پھر اپنے آپ کو اس سے نجات دلائیں، اور معصیت ونافرمانی کرنے والوں کو چھوڑ دیں، کیونکہ آپ اس خطرہ سے خالی نہیں رہ سکتے کہ ان پر اللہ تعالی کا غضب اور ناراضگی نازل ہو، اس لیے اس کے علاوہ کوئی اور مباح اور جائز کام تلاش کر لیں، جس سے آپ حلال روزی کما سکیں.

ہم آپ کو اللہ تعالی کا یہ فرمان یاد
دلاتے جائیں کہ :

.{اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی
کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے
اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ
وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوجائیں، (اگر تم بیٹھوگے تو) تم بھی انہیں جیسے
ہوگے، بلاشبہ اللہ تعالی منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے}.النساء
.(140)

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس آیت
کی تفسیر میں کہتے ہیں :

فرمان باری تعالی :

.{تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ اس
وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوجائیں}.

یعنی کفر کے علاوہ دوسری باتوں میں.

.{(اگر تم بیٹھوگے تو) تم بھی انہیں
جیسے ہوگے}.

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب گناہ
اور معصیت ظاہر ا ہو تو معاصی اور گناہ کرنے والوں سے اجتناب کرنا واجب ہے؛ کیونکہ
جو ان سے اجتناب نہیں کرتا اور ان کے ساتھ بیٹھتا ہے، وہ ان کی معصیت اور فعل پر
راضی ہے، اور کفر پر رضامندی کفر کا ارتکاب ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{(اگر تم بیٹھوگے تو) تم بھی انہیں
جیسے ہوگے}.

لھذا جو شخص بھی معصیت و نافرمانی
والی مجلس اور جگہ میں بیٹھے اور برائی کو نہ روکے تو وہ بھی ان کے ساتھ گناہ میں
برابر کا شریک ہے.

یہ ضروری ہے کہ جب وہ معصیت اور گناہ
کی بات اور اس پر عمل کریں تو انہیں اس سے منع کیا جائے، اور اگر وہ انہیں روک نہیں

سکتا تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے، تاکہ وہ بھی اس آیت میں مذکور لوگوں میں سے نہ ہوجائے.

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا جاتا ہے کہ: انہوں نے شراب نوشی کرنے والے کچھ لوگوں کو پکڑلیا، تو حاضرین میں سے ایک شخص کے بارہ میں ان سے کہا گیا کہ: وہ تو روزہ سے ہے، تو انہوں اس کی تادیب زیادہ کی (یعنی اسے سزا اور تعزیر سخت دی) اور یہ آیت تلاوت کی:

.{(اگر تم بیٹھو گے تو) تم بھی انہیں جیسے ہوگے}.

یعنی معصیت و نافرمانی پر راضی ہونا بھی معصیت و نافرمانی ہی ہے، اور اسی لیے معصیت کا ارتکاب کرنے والے اور اس پر راضی ہونے والے شخص کو گناہوں کی سزا دی جاتی ہے، حتی کہ وہ سب ہلاک ہوجاتے ہیں. اھ

دیکھیں: تفسیر القرطبی (418/5).

پھر خدشہ ہے کہ ان جیسی جگہوں پر کام اور ملازمت کرنے والے شخص کا ایمان کمزور ہوجائے، اور اس کے دل سے غیرت نامی چیز ہی جاتی رہے، اور ہوسکتا ہے شیطان اسے معصیت و نافرمانی کرنے کی دعوت ہی دے ڈالے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

.{اے ایمان والو! شیطان کی پیروی اور اتباع نہ کرو، اور جو کوئی بھی شیطان کی پیروی اور اتباع کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا}.

اور پھر یہ بات بھی آپ کے علم میں ہونی چاہیے کہ جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے، اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے، اور پھر جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری سے ہی حاصل ہوسکتا ہے، فرمان باری تعالی ہے:

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی
اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور
اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی
بھی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے کافی ہوجاتا ہے،
یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرکے ہی رہے گا، اور اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک
اندازہ مقرر کر رکھا ہے}. الطلاق (2–3).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کو حلال اور پاکیزہ کام سے نوازے، اور اس میں آپ کے لیے برکت پیدا فرمائے.

واللہ اعلم.